بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

جماعت المسلمین اور اہلحدیث میں بنیادی فرق

سلسلہ اشاعت ۹۵ ماہ شعبان ۱۳۹۹ھ

عموماً لوگ ہم سے سوال کرتے ہیں کہ جب جماعت المسلمین اور اہلحدیث میں کوئی فرق نہیں، دونوں کا اصول ایک ہے، مسلک ایک ہے، تو پھر کیا وجہ ہے کہ آپ مل کر کام نہیں کرتے؟

اس سوال کا مختصر جواب یہ ہے کہ دونوں کا اصول ایک نہیں، دوسرے یہ کہ اہلحدیث کسی خاص مسلک کے پابند ہیں، جماعت المسلمین کسی خاص مسلک کی پابند نہیں۔ جماعت المسلمین کا دین تو ہے، مسلک کوئی نہیں، معلوم نہیں کہ دین کی جگہ مسلک نے کب لی اور یہ لفظ کس کی ایجاد ہے۔

اصول جماعت المسلمین کے نزدیک اصل دین وہی ہے جو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

اِتَّبِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَلَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ۔ (الاعراف - ۳)

اُس چیز کی پیروی کرو جو تمہارے ربّ کی طرف سے تم پر نازل کی گئی ہے اور اس کے علاوہ ولیوں کی پیروی نہ کرو۔

منزّل من اللہ صرف قرآن و حدیث ہے لہٰذا صرف قرآن و حدیث ہی

اصل دین ہے کسی شخص کا اجتہاد و قیاس نہ منزّل من اللہ ہے اور نہ وہ اصل دین ہے۔

برخلاف اس کے جماعت اہلحدیث کے ہاں اصل دین چار ہیں (۱) قرآن مجید (۲) حدیث (۳) اجماعِ صحابہ و تابعین اور (۴) قیاس۔ اس کے ثبوت کے لئے ہم مرکزی جمعیت اہلحدیث کے امیر جناب معین الدین صاحب لکھوی کے خطبۂ صدارت کے چند اقتباسات پیش کرتے ہیں جو انہوں نے کل پاکستان اہلحدیث کانفرنس لاہور منعقدہ ۱۲، ۱۳، ۱۴ اپریل ۱۹۷۹ء میں دیا تھا موصوف فرماتے ہیں :

"مسلکِ اہلحدیث کی بنیاد بھی انہی اصولوں پر ہے جن کو تمام ائمہ نے اسلام کی بنیاد قرار دیا ہے یعنی اللہ کی کتاب، اللہ کے رسول کی سنّت (صلّی اللہ علیہ وسلّم، بعد اس کے اجماعِ صحابہ و تابعین اور اس کے بعد ائمہ مجتہدین کے اجتہادات اور فقہی فیوض جسے کتبِ اصول میں قیاس کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔" (الاعتصام لاہور ص۸ مورخہ ۲۰، ۲۷ اپریل ۱۹۷۹ء)

امیر موصوف اس کے آگے فرماتے ہیں :

"اپنے بزرگوں سے ہم نے اپنا مسلک ان الفاظ میں پایا۔

اصل دیں آمد مسلماں را قرآں   پس حدیثِ سرورِ پیغمبراں
بعد ازاں اقوالِ اہل اجتہاد   از صحابہ سیّد خیر العباد
پس ازاں اقوال جملہ تابعین   رحمۃ اللہ علیہم اجمعین
زاں پس اقوال قیاسیہ ہماں   شد مقدّم بر مقالِ دیگراں"

(ہفت روزہ الاعتصام لاہور ص۹ مورخہ ۲۰، ۲۷ اپریل ۷۹ء)

مندرجہ بالا اقتباسات میں سے پہلے اقتباس سے ظاہر ہے کہ اہلحدیث

کے نزدیک مجتہدین کا اجتہاد اور قیاس بھی اسلام کی بنیاد ہے گویا اہلحدیث کے نزدیک مجتہدین کا وہ قیاس جس کا صحیح ہونا بھی یقینی نہیں اور جو زیادہ سے زیادہ ایک وقتی ضرورت پورا کرنے کے لئے واقع ہوا تھا مستقل اور دائمی قانون بلکہ ماخذِ قانون سمجھا جاتا ہے۔ جماعت المسلمین کے نزدیک قانون ساز صرف اللہ تعالیٰ ہے، اللہ تعالیٰ کا دین کامل ہے، اس میں اضافہ ناممکن ہے مجتہدین کا اجتہاد و قیاس حجت نہیں۔

دوسرا اقتباس جو چند اشعار پر مشتمل ہے اس میں بھی امیرِ جمعیت نے اصل دین میں اقوالِ قیاسیہ کو شامل کیا ہے، قارئین کرام غور فرمائیں کہ اِن اشعار کا مضمون وہی تو ہے جو اہلِ تقلید پیش کیا کرتے ہیں، لہٰذا اہلِ حدیث اور اہلِ تقلید میں فرق ہی کیا ہے۔

مسلک اور فرقہ واریت شاید قارئین کرام یہ خیال فرمائیں کہ مسلک کا لفظ ہم نے خود جماعت اہلحدیث کے ذمّہ لگا دیا ہے تو اس کے متعلق عرض ہے کہ مندرجہ بالا اقتباسات کو پھر سے ملاحظہ فرمائیں تاکہ ان کی غلط فہمی دور ہو جائے اس سلسلہ میں ہم امیرِ موصوف کا ایک اور اقتباس پیش کرتے ہیں، امیر موصوف فرماتے ہیں :

" اس اجتماع کا مقصد ہرگز یہ نہیں کہ کسی فرقہ وارانہ تعصب کو ہوا دی جائے اور پھر اس سے کوئی سیاسی مفاد حاصل کیا جائے بلکہ اس سے مقصد یہ ہے کہ مسلکِ اہلحدیث سے اپنے ہم وطنوں کو روشناس کرایا جائے تاکہ مختلف مکاتبِ فکر کی مسلک کے متعلق غلط فہمیاں دور ہو جائیں۔ (حوالہ مذکور ص۴)

مندرجہ بالا اقتباس سے تین باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) امیرِ جمعیت نے " فرقہ وارانہ تعصب " کے الفاظ استعمال کر کے اپنے

فرقہ ہونے پر مہر ثبت کر دی۔

(۲) "دینِ اسلام" کے بجائے "مسلکِ اہلحدیث" کے الفاظ استعمال کئے۔

(۳) "مسلکِ اہلحدیث" کے متعلق غلط فہمیاں دور کرنا اجتماع کا اصل مقصد تھا، اسلام کی دعوت دینا مقصد نہیں تھا۔

برخلاف اس کے جماعت المسلمین کوئی فرقہ نہیں، جماعت المسلمین کا دین اسلام ہے اور اس کے اجتماعات کا مقصد تبلیغ اسلام ہے۔

فرقوں کے ساتھ اختلاط امیر جمعیت صاحب آگے فرماتے ہیں:

"اس طریقہ سے فرقہ وارانہ تعصب ختم کیا جا سکے اور ملک و ملت کی خدمت کے لئے ایک ساتھ مل کر کام کرنے کی راہ ہموار ہو سکے۔" (حوالہ مذکور)

اسی خطبہ میں امیر جمعیت صاحب ایک اور جگہ فرماتے ہیں:

"اسلام میں فرقہ بندی ایک لعنت ہے۔" (حوالہ مذکور)

مندرجہ بالا اقتباسات سے ثابت ہوا کہ فرقہ بندی کو لعنت ماننے کے باوجود جماعت اہلحدیث کو تمام فرقوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کی خواہش ہے، قارئین غور فرمائیں کہ فرقوں کے ساتھ یہ مفاہمت کس حد تک مناسب ہے، جماعت المسلمین اس مفاہمت کی قائل نہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا:

فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا — ان تمام فرقوں سے علیحدہ رہنا۔

(صحیح بخاری و صحیح مسلم)

جماعت المسلمین اس حکم کی تعمیل میں تمام فرقوں سے علیحدہ ہے، جماعت المسلمین میں فرقوں کے ساتھ مل کر کام کرنے کا تصور بھی کسی کے ذہن میں نہیں پایا جاتا۔

ائمہ حدیث اور فقہاء اسی خطبہ میں امیر جمعیت صاحب آگے فرماتے ہیں:

"ہمارے نزدیک تمام ائمہ حدیث اور فقہاء قابل احترام ہیں۔" (حوالہ مذکور ص۹)

ائمۂ حدیث اور فقہاء عموماً خاص اصطلاحوں میں استعمال ہوتے ہیں (ملاحظہ ہو "سیرۃ النعمان"، "حسن البیان" وغیرہ) مندرجہ بالا اقتباس کا نتیجہ وہی نکلتا ہے جو اہلِ تقلید کے ہاں مانا جاتا ہے یعنی ائمہ حدیث فقیہہ نہیں ہوتے، ائمہ حدیث عطار ہوتے ہیں اور فقہاء حکیم، لہٰذا فقہاء کا درجہ ائمہ حدیث سے زیادہ ہے۔ اس سلسلہ میں جماعت المسلمین کا عقیدہ یہ ہے کہ ائمہ حدیث ہی فقیہہ ہوتے ہیں، جو ائمہ حدیث نہیں وہ فقیہہ بھی نہیں۔

ہم جملہ اہلِ حدیث حضرات سے پوچھتے ہیں کہ کیا وہ فقہاء بھی آپ کے نزدیک قابلِ احترام ہیں جنہوں نے متعدد موضوع حدیثیں اپنی کتابوں میں بطور احتجاج پیش کیں، جنہوں نے ایسے ایسے ناممکن الوقوع مسائل گھڑے کہ حیات امام ابوحنیفہ کے مصنف علامہ ابوزہرہ بھی چیخ اٹھے۔ جنہوں نے ایسے ایسے حیاسوز اور خلافِ اسلام مسائل تخریج کئے کہ سوائے انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھنے کے ہم اور کیا کہہ سکتے ہیں، ان مسائل کی اگر ایک جھلک دیکھنی ہو تو مولوی محمد صاحب جوناگڈھی کی کتاب "سیفِ محمدی" ملاحظہ فرمائیں۔ کیا فقہاء کے یہی وہ اجتہادات ہیں جن کے متعلق امیرِ جمعیت صاحب فرماتے ہیں:

"انکے اجتہادات اور فقہی کاوشوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں"۔ (حوالہ مذکور ص۹)

جماعت المسلمین ایسی رواداری کی قائل نہیں۔

نام ہم میں اور جماعتِ اہلحدیث میں ایک بہت بڑا فرق یہ بھی ہے کہ ہمارا نام مسلمین ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا (سورۃ الحج ۷۸، وصحیح بخاری کتاب العیدین وکتاب الفتن وصحیح مسلم کتاب الامارۃ) برخلاف اس کے جماعتِ اہلحدیث کا یہ نام نہ اللہ تعالیٰ نے رکھا اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے، اہلحدیث حضرات کوشش کرتے ہیں کہ اپنے نام کی وجہ تسمیہ بیان کریں، ہم ان سے

وجہ تسمیہ نہیں پوچھتے، ہم تو یہ پوچھتے ہیں کہ آپ کا یہ نام کس نے رکھا اور کب رکھا؟

اہلِ حدیث حضرات کہا کرتے ہیں کہ ہم نے پہلے امتیاز کے لیے اہلِ سنت نام رکھا تھا لیکن جب ان میں برائی آئی تو امتیاز کے لئے ہم نے اہل حدیث نام رکھ لیا، ہم سوال کرتے ہیں کہ اب اہلحدیث میں بھی برائیاں آگئیں تو کیا اسی وجہ تسمیہ کی بنیاد پر امتیاز کے لئے کسی نئے نام کی ضرورت ہے یا نہیں؟ اگر نہیں تو پھر مسلم نام کی موجودگی میں بھی کسی اور نام کی ضرورت نہیں۔

تقلید اہلحدیث میں تقلید موجود ہے، وہ بھی دلیل کے طور پر اپنے علمائے کے قول و فعل کو پیش کرتے ہیں، مثلاً جب ان سے کہا جاتا ہے کہ "ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَھُمْ" کے جواب میں "اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا" کیوں پڑھتے ہو اس کا حدیث میں کوئی ثبوت نہیں تو جواب یہی ملتا ہے کہ بڑے بڑے علماء پڑھتے آئے ہیں۔

جماعت المسلمین، الحمد للہ تقلید سے بالکل مبرّا ہے، ہم وہی کام کرتے ہیں جو سنت سے ثابت ہیں، ہمارے ہاں قیاس و رائے سے مسئلے نہیں بنتے لہذا انشاء اللہ تقلید کا گذر نہیں ہو سکتا۔

فتوے علمائے اہلحدیث بعض مواقع پر بالکل بے دلیل فتوے دیتے ہیں، بعض مواقع پر اپنے فتوے کی تائید میں ضعیف حدیث پیش کرتے ہیں اور یہ تک نہیں بتلاتے کہ یہ حدیث ضعیف ہے اور بعض مواقع پر اپنی تائید میں کتب فقہ کی عبارتیں پیش کرتے ہیں گویا انہیں بھی حجت سمجھتے ہیں (ملاحظہ ہو کتب فتاوی اہلحدیث) برخلاف اس کے جماعت المسلمین میں ایسا کوئی نہیں کرتا۔ ہم ضعیف حدیث سے استدلال نہیں کرتے، نہ ہمارا فرقہ وارانہ فقہ سے کوئی تعلق ہے، بلکہ فرقہ وارانہ فقہ کو حجت شرعیہ سمجھنا ہمارے نزدیک شرک ہے۔ ہمارا کام قرآن و حدیث کو من و عن پہنچانا ہے نہ کہ اپنے اجتہادات کی اشاعت۔

جماعت المسلمین کی بعض خصوصیات | مندرجہ ذیل باتیں جماعت المسلمین کی خصوصیات میں سے ہیں :

(۱) ہمارے نزدیک ترکِ سنّت گناہ اور موجبِ لعنت ہے۔

(۲) ہم رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے قول و فعل میں تضاد تسلیم نہیں کرتے۔ یہ کتنی بڑی بات ہے کہ رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم کے متعلق ہم یہ عقیدہ رکھیں کہ آپ کسی کام کا حکم دیکر خود اس کے خلاف کام کرتے رہتے تھے یا جس کام سے دوسروں کو منع کرتے تھے خود وہی کام کرتے رہتے تھے۔ یہ عقیدہ نبوت پر کھلی چوٹ ہے۔ کسی شریف آدمی کے قول و فعل میں تضاد نہیں ہوتا چہ جائیکہ نبی کے قول و فعل میں تضاد ہو، اگر آپ کا کوئی فعل آپ کے کسی قول کے خلاف ہوگا تو وہ فعل آپکے لئے مخصوص ہوگا یا اس قول کے پہلے واقع ہوا ہوگا نہ کہ بعد میں۔

(۳) ہمارے نزدیک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلّم کا ہر حکم واجب التعمیل ہے، ہم آپکے حکم کو استحباب یا زیادہ سے زیادہ وجوبِ استحبابی کے خانہ میں نہیں ڈالتے۔

<u>گذارش</u> | ہم اپنے سوال کرنے والوں اور قارئین کرام سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اپنے علماء سے پوچھیں کہ کیا انکے بھی یہی عقائد ہیں، اگر نہیں تو پھر جماعت المسلمین اور ان فرقوں میں جو فرق ہے وہ ظاہر ہے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مذہب اہلحدیث کی حقیقت

سلسلۂ اشاعت ۹۸ ماہ ربیع الاول ۱۴۰۱ھ

ہمارے ایک پمفلٹ بعنوان "جماعت المسلمین اور اہلحدیث میں بنیادی فرق" کے جواب میں ہفت روزہ الاعتصام میں ایڈیٹر صاحب الاعتصام کا ایک مضمون نظر سے گذرا۔ اس کا جواب لکھنے کا کوئی ارادہ تو نہیں تھا اس لئے کہ اس میں عموماً ہماری تائید ہے، لیکن غلط فہمی سے بعض اہلحدیث حضرات یہ کہہ رہے ہیں کہ جماعت المسلمین کو مسکت جواب دیا گیا ہے، لہٰذا ان حضرات کی غلط فہمی دور کرنے کے لئے کچھ معروضات پیش کی جاتی ہیں۔

(نوٹ: ہم نے اپنی معروضات ایڈیٹر صاحب الاعتصام کو بغرض اشاعت بھیجی تھیں انہوں نے اسے الاعتصام میں شائع کرنے سے انکار کر دیا۔ مجبوراً ہم اپنے جواب کو ضروری ترمیم اور اختصار کے ساتھ اس پمفلٹ میں شائع کر رہے ہیں، قارئین اس جواب کو پڑھتے وقت محولہ بالا الاعتصام سامنے رکھیں)۔

(۱) جناب ایڈیٹر صاحب الاعتصام تحریر فرماتے ہیں: "ابتدائی ساتھیوں میں سے بیشتر علیحدہ ہو چکے ہیں۔" (الاعتصام مورخہ ۱۷ رمضان ۱۴۰۰ھ صفحہ ۵)

جواب :۔ (الف) ابتدائی ساتھیوں میں سے صرف تین ساتھی علیحدہ ہوئے تھے جن کے عقائد یہ تھے :۔

۱۔ درس قرآن مجید گناہ ہے۔ تیرہ سو سال سے یہ گناہ ہو رہا ہے۔

۲ - نبی کسی خاص شعبے میں نا اہل ہو سکتا ہے۔
۳ - نبی کی اطاعت اس وقت تک فرض نہیں جب تک وہ حکمران نہ ہو۔

مزید برآں وہ امام ابوحنیفہؒ، امام ابویوسفؒ اور امام محمدؒ کو THE THREE DEVILS کہتے تھے۔

کیا کوئی صاحب ایسے ساتھیوں کو اپنی جماعت میں برداشت کر سکتے ہیں۔ ہمارے نزدیک تو تین نہیں ایسے تین کروڑ ساتھی بھی ساتھ چھوڑ جائیں تو ہمیں کوئی افسوس نہیں ہوگا بلکہ مسرت ہوگی۔

(ب) بعد کے ساتھیوں میں سے ایک ساتھی جماعت کے سخت شرائط کی وجہ سے عملاً جماعت کا ساتھ نہ دے سکے لیکن ہماری جماعت کے حق میں وہ اب بھی مخلص اور خیرخواہ ہیں۔

(۲) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں " ایک مفہوم کو ادا کرنے کے لئے ہر زبان کا ایک خاص اسلوب ہے..... کسی زبان کی اصطلاحات بھی مفہوم کی ادائیگی میں اہم کردار ادا کرتی ہیں " (حوالہ مذکور ص۶)

جواب : اس کا مطلب یہ ہوا کہ آپ نے دینی اصطلاح " دین اسلام" کی جگہ لسانی اصطلاح " مسلک اہلحدیث" کو اختیار کیا! بہت خوب!

اہلحدیث کیونکہ امتیازی فرقہ وارانہ نام ہے لہذا " مسلک اہلحدیث" سے فرقہ واریت عیاں ہے۔ برخلاف اس کے " دین اسلام" کے الفاظ میں فرقہ واریت کا نام ونشان نہیں۔ اس فرق کو انصاف کے ساتھ سمجھنے کی کوشش فرمائیں۔

(۳) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں " ان ہی اہل تقلید سے اپنے کو ممیز

کرنے کے لئے اہلحدیث کا وہ لقب اختیار کرنا پڑا جو اہلِ اسلام کے لئے بعض صحابۂ کرام نے بھی استعمال کیا ہے۔" (الاعتصام مورخہ ۱۸ رمضان ۱۴۰۲ھ صـ۶)

جواب: - یہ ہماری تائید ہے، ہم بھی یہی کہتے ہیں کہ "اہلحدیث نام بعد میں اختیار کیا گیا، یہ اللہ تعالٰے کا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا رکھا ہوا نام نہیں ہے۔

"اہلحدیث" نام کے سلسلے میں تین سوال کئے جا سکتے ہیں۔

(۱) اہلحدیث نام کس نے رکھا؟

(۲) کب رکھا؟ اور

(۳) کیوں رکھا؟

ہم ہمیشہ پہلے دو سوال کرتے ہیں لیکن ہمارے سوالات کو بدل کر ہمیں اپنی طرف سے وضع کردہ تیسرے سوال کا جواب دیا جاتا ہے گویا پہلے دو سوالوں کا اہلحدیث کے پاس کوئی جواب نہیں۔

رہا ایڈیٹر صاحب کا یہ تحریر فرمانا کہ بعض صحابۂ کرام نے بھی اہلحدیث کا لقب استعمال کیا ہے تو ایڈیٹر صاحب سے جواباً گذارش ہے کہ براہِ کرم یہ چیز صحیح سند سے ثابت کرنے کی زحمت گوارا فرمائیں۔ جو دو ایک حدیثیں پیش کی جاتی ہیں وہ جعلی و بناوٹی ہیں، مزید برآں ان میں اہلحدیث کو محدِث کے معنی میں استعمال کیا گیا ہے۔ کیا ہر اہلحدیث محدّث ہوتا ہے؟

(۴) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں" باطل فرقوں سے امتیاز کے لئے صحیح العقیدہ مسلمانوں کے لئے اہلِ سنت والجماعت کی اصطلاح استعمال ہونی شروع ہوئی۔" (حوالہ مذکور صـ۶)

ایڈیٹر صاحب مزید تحریر فرماتے ہیں" پھر جب آگے چل کر" اہلِ سنّت" کہلانے والوں میں تقلیدی سلسلے قائم ہوئے..... تو..... اہلحدیث میدان میں آئے"۔ (حوالہ مذکور ص۶)

جواب :- اگر یہ سلسلہ اسی طرح آگے بڑھتا رہا تو کہاں جا کر رکے گا؟ کہاں تک امتیازی نام رکھے جائیں گے؟ بتلایئے اگر اہل حدیث کا اسلام جو بقول ایڈیٹر صاحب ابھی تک خالص ہے آئندہ کسی زمانہ میں ملاوٹی ہو گیا تو سچے اہلحدیث اس وقت کیا کرینگے؟ بلکہ ہم تو کہتے ہیں کہ اہلِ حدیث کا اسلام ملاوٹی ہو چکا ہے۔ اس میں تصوف و پیری مریدی آچکی ہے، علماء کی تقلید آچکی ہے، بدعات آچکی ہیں، بدعتیوں میں شادی بیاہ جاری ہے، بدعتیوں کے پیچھے نمازیں پڑھی جاتی ہیں تو اب بتایئے کوئی اور امتیازی نام رکھ لیا جائے یا نہیں؟ ہماری دعوت یہ ہے کہ اب آپ امتیازی نام "مسلم" رکھ لیجئے اور پھر اسے قیامت تک نہ بدلیئے، اس لئے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا رکھا ہوا نام ہے۔

(۵) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں" یہ مسلک کا لفظ اچھا نہیں لگتا تو اسے منہاج کہہ لیں"۔ (حوالہ مذکور ص۶)

جواب :- کتنی بے بسی کا عالم ہے، خود ساختہ چیزوں کا یہی حشر ہوتا ہے۔ ایڈیٹر صاحب ہمیں مشورہ دیتے ہیں کہ" منہاج" کہہ لیں، جواباً عرض ہے کہ ہمیں کیا ضرورت اور ہمیں کیا اختیار ہے کہ" دینِ اسلام" کی جگہ" مسلکِ اہلحدیث" یا" منہاج اہلحدیث" کی اصطلاحیں اختیار کریں اور جب کوئی اعتراض کرے تو کہدیں:" اچھا یہ نہیں تو یہ نام رکھ لیجئے"۔

(۶) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں:" موصوف نے جماعت المسلمین کا جو اصول سطورِ بالا میں بیان فرمایا ہے یہی اصول اہلحدیث کا ہے"۔ (حوالہ مذکور ص۶)

جواب :- ایڈیٹر صاحب کی اس تحریر سے ثابت ہوا کہ لکھوی صاحب کا قول صحیح نہیں اور یہ ہماری تائید ہے۔

(۷) ایڈیٹر صاحب فرماتے ہیں" لکھوی صاحب ایک تنظیم کے سربراہ ہیں، پوری جماعت اہلحدیث کے غیر مشروط امیر و مطاع نہیں، اولاً ایک تنظیم کے سربراہ کے بیان کو پوری جماعت کے مسلک کی نمائندگی قرار دینا صحیح نہیں"۔ (حوالہ مذکور ص۳)

جواب :- یہ ہماری تائید ہے، ایڈیٹر صاحب نے تسلیم کر لیا کہ لکھوی صاحب کا بیان صحیح نہیں۔ اچھا یہ بتلایئے کہ جب امیر، جماعت کی نمائندگی نہیں کرسکتا تو وہ کون شخص ہے جو جماعت اہلحدیث کی ترجمانی کا اہل ہے، اس کا نام ہمیں معلوم ہونا چاہیئے تاکہ ہم آئندہ اس سے رجوع کریں۔

اس کے بعد ایڈیٹر صاحب نے لکھوی صاحب کی صفائی میں ایک طویل عبارت تحریر فرمائی ہے۔

ایڈیٹر صاحب، ہمیں اس صفائی کی ضرورت نہیں۔ آپ تو لکھوی صاحب کے بجائے بس جماعت اہلحدیث کی وکالت کیجیئے اور اس کے لئے آپ کی مندرجہ بالا عبارت ہی کافی ہے۔

(۸) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں" خالص اور بے آمیز اسلام کی نشاندہی کرنے کے لئے اگر مسلکِ اہلحدیث کی اصطلاح استعمال کر لی جائے جو ٹھیٹھ اسلام کے ہم معنی ہے تو اس میں حرج کی کیا بات ہے؟" (حوالہ مذکور ص۱)

جواب :- حرج یہی ہے کہ اس اصطلاح کا قرآن و حدیث میں کوئی ثبوت نہیں۔ اللہ تعالےٰ نے تو دین کا نام اسلام رکھا تھا۔ آپ نے اللہ تعالےٰ کے رکھے ہوئے نام کو بدل کر خود ساختہ نام رکھ لیا، مزید برآں بقول آپ کے کسی زمانہ میں مسلک اہل سنت

بھی تو ٹھیٹھ اسلام کے مترادف سمجھا جاتا تھا تو کیا جو حشر اس کا ہوا اس اصطلاح کا نہیں ہو سکتا۔ ہر فرقہ اپنے مسلک کو ٹھیٹھ اسلام کہتا ہے تو پھر مسلک اہلحدیث کی اصطلاح میں کونسی خصوصیت باقی رہی

(۹) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں "خود اللہ تعالےٰ نے اپنے فرماں بردار و اطاعت شعار بندوں کو کہیں اولیاء اللہ کہا، کہیں حزب اللہ۔" (حوالہ مذکور ص۱)

جواب :۔ لیکن افسوس ہے تو یہ کہ کہیں اہلحدیث نہیں کہا، مزید برآں اولیاء اللہ، حزب اللہ، المحسنین یا صابرین یہ سب مسلمین کے صفاتی القاب ہیں، کسی فرقہ کے فرقہ وارانہ امتیازی نام نہیں ہیں۔ ایڈیٹر صاحب نے بھی اسے تسلیم کیا ہے۔

ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں "یہ سب وہ امتیازی نام ہیں جو اللہ تعالےٰ نے مسلمانوں کے ان کے اوصاف خصوصی کی بناء پر قرآن میں ذکر کئے ہیں" (حوالہ مذکور ص۱۳)

ایڈیٹر صاحب کی یہ عبارت ہماری تائید میں ہے یعنی یہ مسلمین کے اوصاف ہیں نہ کہ فرقہ وارانہ نام۔

(۱۰) ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں "جب نظریات میں بعد المشرقین ہو تو ظاہر ہے کہ وہاں اتحاد و اشتراکِ عمل ممکن ہی کیونکر ہے؟" (حوالہ مذکور ص۱۳)

جواب :۔ ایڈیٹر صاحب کی یہ عبارت بھی ہماری تائید میں ہے؟ لیکن سوال یہ ہے کہ کیا عمل بھی اسی کے موافق ہے؟ کیا دیوبندیوں اور بریلویوں کے پیچھے نماز پڑھنا اور ان میں شادی بیاہ کرنا اس کی تائید کرتا ہے؟

(۱۱) لکھوی صاحب نے لکھا تھا "ہمارے نزدیک تمام ائمہ حدیث اور فقہاء قابل احترام ہیں" اس قول پر ہم نے تنقید کی تو ایڈیٹر صاحب نے جواباً لکھا کہ "..... لکھوی اور .... مسعود صاحب دونوں اپنی اپنی جگہ درست ہیں اور دونوں ہی باتیں صحیح ہیں" (الاعتصام شمارہ عید الفطر، مورخہ ۲ شوال ۱۴۰۰ھ ص۱۱)

جواب :- یہ بھی ہماری تائید ہے اگرچہ ایڈیٹر صاحب نے بلاوجہ لکھوی صاحب کی صفائی کی ہے۔

(۱۲) اہلحدیث نام کی وکالت کرتے ہوئے ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں "یہ ایک امتیازی اور وصفی نام ہے جس کی گنجائش قرآن و حدیث ہی سے نکلتی ہے۔" (حوالہ مذکور ص۱۲)

جواب :- یہ بھی ہماری تائید ہے یعنی اہلحدیث نام قرآن و حدیث میں نہیں ہے، صرف گنجائش نکلتی ہے۔

مزید برآں یہ گنجائش بھی ایڈیٹر صاحب کے نزدیک نکلتی ہے، ہمارے نزدیک تو گنجائش بھی نہیں نکلتی، البتہ قرآن و حدیث کی رو سے یہ نام مزید تفریق و فرقہ بندی کا ذمہ دار ہے۔

(۱۳) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں :"مسعود صاحب نے قیاس و رائے کے مقابلے میں قرآن و حدیث کے ماہرین و عاملین کو "ائمہ حدیث" کے لقب سے کیوں یاد کیا ؟ انہیں ائمہ مسلمین کیوں نہیں کہا؟ ماھو جوابکم فھو جوابنا" (الاعتصام شمارہ عیدالفطر ۱۴۰۰ھ ص۱۲)

جواب :- پورے مضمون میں ایڈیٹر صاحب نے صرف یہی ایک دلیل دی ہے لیکن یہ دلیل بھی حقیقی نہیں الزامی ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ ہم نے "ائمہ حدیث" کو فرقہ وارانہ نام کی حیثیت سے استعمال نہیں کیا، ہمارے نزدیک پوری امت مسلمہ کا نام ائمہ حدیث نہیں ہے، یہ صرف علماء کا لقب ہے، برخلاف اس کے اہلحدیث حضرات اہلحدیث نام کو فرقہ وارانہ نام کی حیثیت سے استعمال کرتے ہیں ان کے نزدیک اہلحدیث "صرف علماء کے لئے مخصوص نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کا نام ہے۔ ایڈیٹر صاحب بتائیں کیا یہی جواب ان کا بھی ہے جو ہم نے دیا ہے، اگر نہیں تو ان کا یہ جملہ

" ماھو جوابکم فھو جواب لنا " کس حد تک صحیح ہے ؟

(۱۴) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں :" الحمد للہ اہلحدیث کا دامن تقلید سے بالکل پاک ہے، وہ کسی عالم کی تقلید نہیں کرتے، اگر ان کے ہاں تقلید ہوتی تو اہل حدیثوں میں کئی گروہ ہوتے۔ (تنظیمی حیثیت سے مختلف طریق کار اختیار کرنا بالکل ہی دوسری چیز ہے)۔" (الاعتصام شمارہ عید الفطر ۱۴۰۱ھ ص۱۲)

جواب :- ایڈیٹر صاحب کا تقلید سے انکار کرنا غالباً لاعلمی پر مبنی ہے، ہم اپنے علم اور تجربہ کی بنیاد پر کہتے ہیں کہ اہلحدیث میں تقلید موجود ہے۔ کئی گروہ بھی اہلحدیثوں میں موجود ہیں جن کے مابین عقائد میں بھی اختلاف ہے، کوئی تعویذ گنڈے کو جائز ہی نہیں بلکہ اس کا کاروبار کرتا ہے اور کوئی اسے شرک کہتا ہے، کوئی پیری مریدی کرتا ہے اور کوئی اسے بدعت کہتا ہے، کوئی تصوف کے ساتھ مسنون کا لفظ لگا کر تصوف کو مسنون قرار دیتا ہے اور کوئی اسے خلاف شرع سمجھتا ہے، کوئی امامت کا داعی اور کوئی امامت کا منکر، کسی کے ہاں ذکر کے حلقے اور کوئی اس کا منکر۔ غزنویہ، ثنائیہ، روپڑیہ، غرباء یہ تنظیمی نام نہیں ہیں بلکہ مکتب فکر کے خاندانی نام ہیں۔ جیسے قادریہ، چشتیہ، سہروردیہ، نقشبندیہ، مجددیہ یا حنفیہ، شافعیہ وغیرہ۔

(۱۵) ہم نے لکھا تھا کہ اہلحدیث " ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَا حِسَابَہُمْ " کے جواب میں " اَللّٰھُمَّ حَاسِبْنِیْ حِسَابًا یَّسِیْرًا " پڑھتے ہیں اور دلیل کے طور پر یہ کہتے ہیں کہ " بڑے بڑے علماء پڑھتے آئے ہیں "۔ اس کے جواب میں ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں " لیکن ہمارے خیال میں یہ جواب کوئی اہلحدیث نہیں دیتا، بلکہ اہلحدیث تسلیم کرتے ہیں کہ اس جواب کی صراحت حدیث میں نہیں ہے۔" (حوالہ مذکور ص۱۲)

جواب :- ایڈیٹر صاحب کا خیال ہے اور ہمارا علم اور مشاہدہ ہے۔ " اِنَّ الظَّنَّ لَا یُغْنِیْ مِنَ الْحَقِّ شَیْئًا "

(۱۶) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں " یہ دعائیہ کلمات بطور خاص اس آیت پر پڑھنا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہیں "

جواب :۔ یہ ہماری تائید ہے۔

(۱۷) ہم نے لکھا تھا کہ " علمائے اہلحدیث بعض مواقع پر بالکل بے بنیاد فتوے دیتے ہیں " اس کا جواب دیتے ہوئے ایڈیٹر صاحب تحریر فرماتے ہیں " بالکل بے بنیاد فتویٰ دینے کا الزام بالکل غلط ہے " (حوالہ مذکور صلا)

جواب :۔ وقت میں گنجائش نہیں ورنہ ہم اس کی مثالیں دیتے۔

(۱۸) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں " جب کسی مسئلے میں کوئی صحیح حدیث نہ ہو، البتہ ضعیف حدیث موجود ہو تو ایسے موقع پر ضعیف حدیث پر عمل کرنا اور اس کے مطابق فتویٰ دینا کوئی جرم نہیں ہے یہ اصول محدثین میں مسلم چلا آ رہا ہے " (حوالہ مذکور صلا)

جواب :۔ ضعیف حدیث مشکوک ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ کا دین مشکوک نہیں، محفوظ ہے، لہٰذا ضعیف حدیث اللہ تعالیٰ کے دین کا جز نہیں بن سکتی۔ محدثین کی طرف اس اصول کو منسوب کرنے کے خلاف خود الاعتصام میں ایک مضمون شائع ہو چکا ہے۔

(۱۹) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں " یہی خصوصیات اہلحدیث کی بھی ہیں وہ بھی ان باتوں کے قائل ہیں۔ وہ بھی ترکِ سنت کو گناہ سمجھتے ہیں اور قول و فعلِ رسول میں تضاد کے قائل نہیں " (شمارہ عید الفطر ۱۴۰۰ھ صلا)

جواب :۔ اگر واقعی ایڈیٹر صاحب کے یہ عقائد ہیں تو ایڈیٹر صاحب جماعت المسلمین کے بہت قریب آگئے ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ یہ ایڈیٹر صاحب کے ذاتی عقائد ہیں، جماعت اہلحدیث کے عقائد نہیں۔ اگر ایڈیٹر صاحب کا بیان صحیح ہے تو براہ کرم اہلِ حدیث کے تمام فرقے غزنویہ، ثنائیہ، روپڑیہ اور صدریہ (غرباء) کے بڑے بڑے علماء اور مشائخ سے اس پر دستخط کرا دیں ورنہ اگر ہمیں وقت ملا تو انشاء اللہ علمائے

اہلحدیث کے تحریری بیانات سے ثابت کریں گے کہ اہلحدیث کے نزدیک ترکِ سنت گناہ نہیں اور یہ کہ اہل حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل میں تضاد تسلیم کرتے ہیں۔

(۲۰) ایڈیٹر صاحب لکھتے ہیں: "ان کے نزدیک بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہر حکم واجب التعمیل ہے۔ اِلّا یہ کہ آپؐ کے کسی حکم کو وجوب پر محمول کرنا متعذر ہو..... غالباً..... مسعود صاحب کے ذہن میں کوئی صورت ایسی نہیں بنتی جہاں وجوب متعذر ہو۔" (الاعتصام شمارہ عید الفطر ۱۴۰۲ھ صـ۱۳ و صـ۱۴)

جواب:- یہ ہماری تائید ہے تاہم ہم یہ کہے بغیر نہیں رہ سکتے کہ یہ ایڈیٹر صاحب کا ذاتی عقیدہ ہے، اگر وقت ملا تو انشاء اللہ پھر کبھی ہم ایسی مثالیں پیش کریں گے جن میں قرائن صارفہ کی عدم موجودگی اور قرائن موجبہ کے پائے جانے کے باوجود اہلحدیث نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو نفل مانا ہے۔ قرینۂ صارفہ کی عدم موجودگی میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو فرض نہ ماننا بے دینی ہے۔ اسے علمی اختلاف کہہ کر ٹالنا قطعاً صحیح نہیں۔ ترکِ سنّت کو جائز سمجھنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قول وفعل میں تضاد تسلیم کرنا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو بغیر کسی قرینۂ صارفہ کے استحباب پر محمول کرنا (اگرچہ ذاتی طور پر ایڈیٹر صاحب اس کے قائل نہ ہوں) اور فرقہ وارانہ نام رکھنا یہ ایسی چیزیں ہیں کہ ہم اہلحدیث سے علیحدہ ہونے پر مجبور ہیں۔

(۲۱) اس سلسلے میں ہم ایڈیٹر صاحب کو ماہنامہ محدث کے دو اقتباسات کی طرف توجہ دلاتے ہیں:-

جناب عزیز زبیدی صاحب لکھتے ہیں: "یہ تعلیمی نام ایسی شے نہیں ہے کہ اس سے کوئی بدکے لیکن اس کے باوجود اگر کوئی فرقہ اپنے اپنے فرقہ کی شخصی نسبتوں سے

دستبرداری کے لئے ہم سے اس جائز نسبت کے ایثار کا مطالبہ کرتا ہے تو ہم اسے بھی خوش آمدید کہیں گے۔" (ماہنامہ محدث لاہور بابت ماہ جمادی اوّل والآخرۃ ۱۴۰۰ھ صـ۲۲۶)

جناب عزیز زبیدی صاحب اسی ماہنامہ میں اسی صفحہ پر ایک اور جگہ لکھتے ہیں۔

"گو اہلحدیث اکوئی شخصی نسبت نہیں ہے۔ جیسا کہ دوسرے فرقوں کی بات ہے تاہم اگر اس نسبت کی قربانی دے کر دوسری فرقہ وارانہ نسبتوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے تو ذاتی طور پر مجھے اہلحدیث کہلانے پر اصرار نہیں ہے۔"

اہلحدیث حضرات! کیا یہی ہے اہلحدیث نام کی قدر و قیمت؟ کیا آپ بتلا سکتے ہیں کہ "مسلم" نام کی بھی یہی قدر و قیمت ہے؟ کیا "مسلم" نام کو بھی اتفاق و اتحاد کی بھینٹ چڑھایا جا سکتا ہے؟ نہیں اور ہرگز نہیں تو پھر مسلم اور اہلحدیث کا فرق ظاہر ہے۔ جناب ایڈیٹر صاحب الاعتصام کے ذاتی عقائد کی بنیاد پر ہم میں اور ان میں بہت کم فاصلہ رہ گیا ہے۔ کاش وہ اہلحدیث نام کی قربانی دے کر جماعت المسلمین میں شامل ہو جائیں۔

(۲۲) ہم اہلحدیث کو فرقہ سمجھتے ہیں، مولوی عزیز زبیدی صاحب بھی ہماری تائید کرتے ہیں۔ زبیدی صاحب فرماتے ہیں۔

"جیسا کہ اب موجودہ جماعت اہلحدیث کا حال ہے کہ اب وہ تحریک کے بجائے ایک فرقہ بن کر رہ گئی ہے۔" (ماہنامہ محدث بابت ماہ جمادی الاولیٰ و الآخرۃ ۱۴۰۰ھ صـ۲۲۶)

زبیدی صاحب کی مذکورہ بالا تائید کی روشنی میں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم "فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا (صحیح بخاری وصحیح

مسلم) کی تعمیل میں ہم فرقۂ اہل حدیث سے علیحدہ ہونا اپنا دینی فریضہ سمجھتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب الاعتصام آپ بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو فرض سمجھتے ہیں، لہٰذا اس عقیدہ کا عملی ثبوت پیش کرتے ہوئے آپ بھی فرقۂ اہلحدیث سے علیحدہ ہو جائیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم تَلْزَمُ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ کی تعمیل میں جماعت المسلمین میں شامل ہو جائیں، گھبرائیں نہیں، اللہ تعالےٰ پر بھروسہ رکھیں، اللہ تعالےٰ متقیوں کے ساتھ ہے۔

چلتے چلتے ہم ایڈیٹر صاحب اور قارئین کرام کی توجہ مندرجہ ذیل اقتباس کی طرف بھی مبذول کراتے ہیں۔ مولوی ابو الاشبال شاغف صاحب تحریر فرماتے ہیں :۔

"یہ نام منجانب اللہ ہمیں دربارِ رسالت سے ملا ہے، صحابہؓ و تابعینؒ اور تبع تابعینؒ سب اہلِ حدیث کہتے کہلاتے تھے"

(الاعتصام مورخہ ۵ محرم ۱۴۰۱ھ صنا)

جواب :۔ سنتے اور پڑھتے آئے ہیں کہ پہلے زمانہ میں بعض دشمنانِ اسلام نے حدیثیں گھڑیں، لیکن ہماری حیرت کی کوئی انتہا نہیں کہ اس زمانہ میں بھی حدیثیں گھڑی جا رہی ہیں۔ کیا ایڈیٹر صاحب ہفت روزہ الاعتصام وہ حدیث پیش فرمائیں گے جسمیں دربارِ رسالت سے اس نام کا ثبوت ملتا ہے یا صحابہ کرامؓ سے۔

آگے چل کر شاغف صاحب لکھتے ہیں :

"جب تقلیدی نسبتوں نے زور پکڑا تو اس سے امتیاز کرنے

کے لئے جماعت اہلحدیث نے اپنا وہ نام جو بذریعہ وحی خفی ملا تھا مشہور کیا۔" (الاعتصام مورخہ ۵ رمحرم ۱۳۸۱ھ صفحہ ۱)

کیا شاغف صاحب یا ایڈیٹر الاعتصام جناب صلاح الدین صاحب جنہوں نے بڑی ذمہ داری کے ساتھ یہ مضمون شائع کیا ہے اس وحی خفی کا حوالہ دیں گے۔ کیا اب بھی یہ کہنا غلط ہے کہ اہلحدیث علماء بھی دوسرے فرقوں کے علماء سے پیچھے نہیں۔

(۲۴) ہم کہتے ہیں اہلحدیث مقلد ہیں، ایڈیٹر صاحب اس کا انکار کرتے ہیں اور عام اہلحدیث بھی بگڑ جاتے ہیں، لہٰذا ہم انہی کے ایک محقق عالم کا قول پیش کرتے ہیں، سنیئے۔ مولوی ابوعمر عبدالعزیز صاحب نورستانی مدرس الجامعۃ الاثریہ پشاور تحریر فرماتے ہیں۔

"جب کسی فعل کا ثبوت نماز کے اندر ثابت نہیں ہے اس کو نہیں کرنا چاہیئے لیکن ہمارے اہلحدیث بعض وقت ایسی اندھی تقلید کرتے ہیں کہ مقلدین سے بھی ان کی تقلید بدتر ہوتی ہے۔

اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ۔ (کتاب الوتر صفحہ ۱۱۵)

(۲۵) جب ہم اہلحدیث کی کسی بدعت وغیرہ کا ذکر کرتے ہیں تو بعض حضرات اور خود ایڈیٹر صاحب الاعتصام یہ جواب دیتے ہیں کہ یہ انفرادی غلطیاں ہیں۔ اس کو پوری جماعت کی طرف منسوب کرنا صحیح نہیں، ہم کہتے ہیں کہ جب اہلحدیث عوام کی اکثریت بلکہ علماء بھی اس بدعت میں مبتلا ہوں تو ہم کیوں نہ اس کو پوری جماعت کی طرف منسوب کریں۔ ہمیں تو تعجب ہے کہ بعض اہلحدیث حضرات جو بدعت کو بدعت تسلیم کرتے ہیں پھر کیسے وہ ان بدعتیوں کو اہلحدیث بھی سمجھتے ہیں۔ ان کے پیچھے نماز بھی پڑھتے رہتے ہیں اور ان کے خلاف کوئی آواز بھی نہیں اٹھاتے۔